مدیر کے نام

راجا محمد ظہور ، چیچہ وطنی

ماہِ مئی کا شمارہ اس اعتبار سے بہت اہم تھا کہ اس مہینے میں نومنتخب امیر جماعت کا حلف ہوا۔ اس موقعے پر پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اشارات: 'جماعت اسلامی: انتخابِ امیر اور ہمارے اہداف' میں تحریکِ اسلامی کی تاریخ اور بانیِ جماعت کی تحریروں کی روشنی میں جماعت کے نظریے، دعوت اور اہداف کو بخوبی اُجاگر کیا۔

عبدالرحمٰن ،لاہور

'۶۰ سال پہلے' کے تحت قائداعظم کی ۱۱/اگست ۴۷ء کی تقریر کے حوالے سے سیکولر حلقے کو قائداعظم کے فرمودات سے بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ 'کریمیا پر روسی قبضہ اور یوکرائن' کے مسئلے پر کریمیا کا تاریخی پس منظر اور کش مکش پر تفصیل سے معلومات دی گئی ہیں لیکن موجودہ صورتِ حال کے بارے میں تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ سید قطب شہیدؒ کی تحریر: 'یہی شاہراہ ہے!' اُمت مسلمہ آج جن مظالم اور مصائب سے دوچار ہے، اس تناظر میں جہاں کامیابی کے حقیقی معیار کی طرف رہنمائی دیتی ہے وہاں عزم وحوصلہ اور ولولۂ تازہ کا ساماں بھی ہے۔

محمد لطیف ،بہاول پور

ڈاکٹر انیس احمد کا مقالہ 'اسلامی نظام: سیاسی ذرائع سے قیام ممکن ہے؟' (اپریل، مئی ۲۰۱۴ء) جامع اور فکرانگیز ہے۔ مقالے کے دوسرے حصے میں دستورِ پاکستان کے تحت جدوجہد کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس ضمن میں دستور کی دفعات ۶۲ اور ۶۳ بہت اہم ہیں۔ کیا ان دفعات کو مؤثر بنانے کے لیے کوششیں ہورہی ہیں؟

یوسف صدیقی ،چشتیاں

'بڑھتی ہوئی معاشرتی بے حسی' (مئی ۲۰۱۴ء) اپنے موضوع پر فکرانگیز اور جھنجھوڑنے والی تحریر ہے۔ اس وقت ریاستی سرپرستی میں فحاشی وعریانی کا سیلاب معاشرے بالخصوص نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ میڈیا کا کردار اس کے فروغ میں نمایاں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے ایک طرف اسلام کی اخلاقی تعلیمات کو وسیع پیمانے پر عام کیا جائے اور بڑھتی ہوئی فحاشی وعریانی کے انسداد کے لیے رائے عامہ کو منظم کیا جائے۔ دوسری طرف مظلوم اور بے بس عوام کے مسائل کے حل کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت دادرسی کی بھی ضرورت ہے۔

محمد یاسر ،لاہور

نااُمیدی کے دور میں ترجمان اُمید اور حوصلے کی کرن ہے۔ 'اولاد کی تربیت محبت سے' (اپریل ۲۰۱۴ء) کے مطالعے سے بچوں کی تربیت کے ایسے پہلو سامنے آئے جو عموماً نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔